وانابفراقک لمحزونون

مصلح قوم حضرت ڈاکٹر علی ملپا صاحبؒ کی علالت ورحلت

از: مولانا محمد شفیع قاسمی بن ڈاکٹر علی ملپا (بانی وناظم ادارہ رضیۃ الابرار بھٹکل وسابق مہتمم ونائب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل)

والد محترم حضرت ڈاکٹر علی ملپا صاحبؒ کا سانحہ ارتحال مورخہ ۱۰؍ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ ہجری مطابق یکم ستمبر ۲۰۱۷ء عیسوی بروز جمعہ عید کے دن شام کو پیش آیا، آپ کی علالت کا سلسلہ انتقال سے بائیس دن قبل ۱۸؍ذی قعدہ ۱۴۳۸ھ ہجری بروز جمعہ سے شروع ہوا۔حسب معمول دوپہر کے وقت وضو کے لئے استنجا خانہ جاتے وقت فالج کا حملہ ہوا، بے ہوشی کی کیفیت طاری ہوئی، چونکہ نماز کا وقت تھا، گھر میں کوئی مرد نہیں تھا، گھر کی مستورات نے اٹھا کر بستر میں لٹا دیا۔ جمعہ کی نماز کے بعد سب لوگ گھر پہنچے، تو دیکھا کے حالت تشویش ناک ہے۔ فوراً ان کے معالج خاص ڈاکٹر جلال الدین صاحب (ایلوپتھیک) وڈاکٹر سید نعمان صاحب (ہومیوپتھیک) کو بلایا گیا۔ دونوں نے معالجہ کے بعد بتایا کہ حالت تشویش ناک ہے۔فوراًانجکشن وگلوکوز لگائے گئے،تھوڑا سا افاقہ ہوا،لیکن سر، ہاتھ اور پیر فالج کی وجہ سے کام نہیں کررہے تھے، دوسرے دن طبیعت کچھ سنبھلی دوپہر کا کھانا کھایا، عیادت کرنے والوں سے ملاقات بھی کی، پھر شام کو طبیعت اچانک متغیر ہوگئی، ڈاکٹر جلال الدین صاحب بار بار آ کر معائنہ کرتے رہے اور قیمتی انجکشن اور دوا دیتے رہے۔ بالآخر مشورے کے بعد منگلور لے جانا طے پایا، چونکہ والد محترم نے بار بار ہسپتال میں داخل کرنے سے منع فرمایا تھا، اور تاکید فرمائی تھی کہ I.C.U میں نہ ڈالا جائے، اس لئے طے پایا کہ بڑے ڈاکٹر سے معائنہ کے بعد بھٹکل واپس لایا جائے، ۱۴؍اگست ۲۰۱۷ء عیسوی پیر کے دن صبح ڈاکٹر جلال الدین صاحب، مولانا محمد صادق صاحب اکرمی، لونا وسیم صاحب، مومن شبیر صاحب، اور راقم محمد شفیع، وبرادر محمد رفیع ومحمد حسین وغیرہم کے ہمراہ منگلور لے جایا گیا۔منگلور کے ایک ہسپتال میں ماہر ڈاکٹر سے معائنہ کرایا گیا اور مختلف قسم کی جانچ کی گئی۔معلوم ہوا کہ فالج کا اثر دماغ پر ہونے کی وجہ سے بے ہوشی کی کیفیت ہے۔ڈاکٹر کے مشورہ سے غذا کیلئے ناک سے پائپ ڈالا گیا۔ پائپ کے ذریعہ غذا پہچائی جانے لگی۔اسی دن شام کو واپسی ہوئی، رات کو بھٹکل پہنچے، علاج کی سہولت کی خاطر ڈاکٹر جلال الدین صاحب کے ہسپتال میں رکھنا طے پایا، سولہ دن تک ڈاکٹر جلال صاحب کے ہسپتال میں رہے۔ڈاکٹر جلال صاحب نے انتہائی محبت وعقیدت کے ساتھ علاج کیا، دوسرے ڈاکٹر بھی وقتاً فوقتاً معائنہ کے لئے آتے رہے اور دوا تجویز کرتے رہے۔ مگر صحت میں کسی طرح کا سدھار نہیں ہوا، عید کے ایام بھی قریب تھے، اور والد صاحبؒ کی منشا کے مطابق گھر لانا مناسب سمجھا گیا، ۸ ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ ہجری مطابق ۳۰؍اگست ۲۰۱۷ء عیسوی بروز بدھ شام کو گھر لایا گیا، آہستہ آہستہ صحت بگڑتی گئی، نیم بے ہوشی کی حالت رہتی، مگر اپنے خاص لوگوں کو پہچانتے تھے اور اشارہ کرتے تھے۔ بار بار نماز کے لئے اشارہ کرتے، بہت اصرار کرنے پر وضو کروایا جاتا اور اشارہ سے نماز کروایا جاتا، کبھی بیٹھنے پر بھی اصرار کرتے تو دو چار آدمی پکڑ کر بیٹھاتے، بالآخر عید کا دن آ پہنچا، عید کی نماز سے قبل فجر کے بعد پاک وصاف کر کے نئے کپڑے پہنائے گئے، عید کی نماز کے بعد عیادت کے لئے لوگوں کا تانتا لگ گیا۔ پورا دن لوگ آتے گئے۔آہستہ

آہستہ طبیعت میں تغیر ہونے لگا۔عصر کے بعد سانس پھولنے لگی، اور سانس کے ساتھ بڑی آواز آنے لگی، بعد نماز مغرب آواز میں کمی آنے لگی، راقم محمد شفیع، مولانا محمد صادق صاحب، ڈاکٹر سید نعمان صاحب، اور لونا وسیم صاحب، برادر محمد رفیع، بھائی عزیز الرحمٰن، برادر محمد حسین اور فرزند مولوی محمد ضیاء الحق، مولوی وصی الحق، ومحمد احمد و بھانجے مولوی محی الدین جمال ملپا، فرحان عجائب، ومولوی عاکف محتشم، بھتیجے عبدالماجد سب لوگ موجود تھے، ڈاکٹر نعمان صاحب والد صاحب کا ہاتھ پکڑ کر نبض دیکھ رہے تھے، آہستہ آہستہ نبض سست ہونے لگی، انہوں نے اشارہ کیا تو راقم نے سورہ یاسین پڑھنے کیلئے کہا تو بھائی عزیز الرحمٰن اور حافظ عاکف نے سورہ یاسین پڑھنا شروع کیا، راقم نے زم زم سے والد صاحبؒ کا منھ دھویا، فوراً سب کی طرف دیکھا اور زبان باہر کردی، فوراً زم زم کا پانی پلایا گیا، ایک چمچ پی کر زبان اندر کی، اور دوسری چمچ ڈالتے ہی روح پرواز کرگئی، اناللہ وانا الیہ راجعون، اس وقت عشاء کی اذان ہورہی تھی۔ **للہ ما اخذ و للہ ما أعطی**

اچانک ماحول سوگوار ہوگیا، چہرے اداس، آنکھوں سے انسو جاری ہوگئے۔سوسال کا مسافر، قوم کا مصلح، روحانی وجسمانی طبیب حازق، جامعہ اسلامیہ بھٹکل کا بانی سب کو چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی کے ساتھ جاملا۔رحلت کی خبر سنتے ہی پورا شہرامنڈ پڑا۔آخری دیدار کے لئے لوگوں کو تانتا لگ گیا۔ہجوم کے پیش نظر نعش کو گھر کے باہر صحن میں رکھا گیا۔رات کے بارہ ایک بجے تک لوگ دیدار کرتے رہے، ہجوم میں کمی کے بعد نعاش کو گھر کے اندر لے جایا گیا۔مشورہ کے بعد طے پایا کہ تدفین دوسرے دن ظہر کی نماز کے بعد نوایت کالونی قبرستان میں ہوگی۔

دوسرے دن ۱۱/ ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ ہجری مطابق ۲/ستمبر ۲۰۱۷ء عیسوی بروز سنیچر صبح گیارہ بجے غسل دیا گیا، تجہیز وتکفین کے بعد بارہ بجے جنازہ مسجد ملیہ نوایت کالونی بھٹکل میں لایا گیا، ظہر کی نماز تک مسجد کھچا کھچ بھرگئی۔یہ مسجد بھٹکل کی سب سے بڑی مسجد ہے، چار سے پانچ ہزار تک نمازیوں کی گنجائش ہے۔نماز جنازہ کیلئے ایک صف کو تین صف کرنے کے باوجود مسجد تنگ ہورہی تھی۔نماز جنازہ سے پہلے حضرت مولانا محمد صادق صاحب اکرمی دامت برکاتہم نے والد محترم حضرت ڈاکٹر علی ملپا صاحبؒ کی چند صفات کو بیان کرتے ہوئے خراج عقیدت پیش کیا اور زندگی میں ان کی قدردانی نہ کرنے پر افسوس کا اظہار کیا، اوران کی جدائی پر اپنے رنج وملال کا اظہار کیا، راقم محمد شفیع نے نماز جنازہ پڑھائی، اس کے بعد جنازہ اپنی آخری منزل کی طرف روانہ ہوا، ہزاروں سوگواروں نے انتہائی رنج والم کے ساتھ اس داعی کبیر اور مصلح قوم کو لحد تک پہنچایا۔**اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ۔** اتنا بڑا جنازہ کا مجمع راقم نے بھٹکل میں کبھی نہیں دیکھا۔اس عظیم خادم قوم کے غم میں مسلمانان بھٹکل نے اپنا کاروبار بند رکھا۔

وانا بفراقک لمحزونون آپ کی جدائی سے ہم سب انتہائی رنج وغم میں مبتلاء ہیں